REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۴　　شمارہ ۲۰

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۵ ہجرت کی اطلاع مظہر ہے کہ
"کمزوری ابھی کافی ہے"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع دو چھوٹے بچوں کے خیریت سے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ مع صاحبزادی امۃ الکریم کوکب، صاحبزادی امۃ العلیم عصمت سے ملاقات کے لئے ۱۱ ہجرت کو حیدرآباد تشریف لے گئیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہے۔

★ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

---

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ　　۱۵ ہجرت ۱۳۵۴ ہش　　۱۵ مئی ۱۹۷۵ء

اِبتلاء مؤمن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے

اِبتلاء کے نتیجہ میں مومن کے دل میں ایک سوزش پیدا ہوتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے

ملفوظاتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد (عہدِ بیعت) کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو۔ وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا۔ اور تمہیں ثابت قدم کرے گا۔ کیونکہ جو شخص سچے دِل سے خُدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اُسے ضرور دیا جاتا ہے۔

مَیں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلّق پیدا کرنے کی وجہ سے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے لیکن میں کیا کروں یہ ابتلاء نئے نہیں ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے، اور کوئی اُس کی طرف جاتا ہے تو اُس کے لئے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں ہو کر گزرے۔ دُنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے۔ پھر اُس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلاء پیش آئے تھے، اُن کو اپنا وطن، مال و دولت، اپنے عزیز رشتہ دار سب چھوڑنے پڑے لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا۔ پر خُدا تعالیٰ نے بھی ان کی کس طرح قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے۔ بلکہ دُنیا اور آخرت میں اُنہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت رُوح میں عجز و نیاز اور دِل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خُدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اُس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمانِ کامل کا مزا ہمّ و غم ہی کے دِنوں میں آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

ملک صلاح [illegible] پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵؍ہجرت ۱۳۵۴ ہش

قول ــــ اور ــــ عمل

گزشتہ حج بیت اللہ شریف کے موقع پر مکہ مکرمہ میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی جس نے رابطہ عالم اسلامی کو بعض سفارشات پیش کی ہیں۔ جن میں سے ایک سفارش تبلیغی نظام قائم کرنے کی ہے۔ آج کی صحبت میں اسی کے متعلق ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

تبلیغی نظام کے قیام کی سفارش بہت ہی مبارک امر ہے۔ اور اگر یہ نظام اب بھی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عالم اسلام اپنی ایک صدیوں کی کوتاہی کا ازالہ کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اور ہمیں دلی مسرت ہے کہ قرنوں کے انتظار کے بعد وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ کے قرآنی حکم پر عمل کرنے کی آواز کسی طرف سے کانوں میں پڑی ہے۔

اس وقت کیفیت یہ ہے کہ اس تختۂ زمین پر مضبوط۔ مربوط اور منظم رنگ میں ایک غیر منقطع تسلسل کے ساتھ اگر کوئی جماعت دُنیا بھر کے ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے ایک دُنیا تسلیم کر چکی ہے کہ ہماری جماعت اپنی قلتِ تعداد کے باوجود گزشتہ ساٹھ ستر سال سے اپنی بے مثال قربانیوں کے ذریعہ سے اسلام کی یہ خدمت بجا لا رہی ہے۔ اور دُنیا کے اکثر ممالک میں اس کے تبلیغی مشن خدائی تائید و نصرت کے ساتھ کامرانیوں سے ہمکنار ہیں۔ اور لاکھوں غیر مسلموں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لا چکے ہیں۔ اور وہ زبانیں جو کبھی زمانہ میں اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کے خلاف دن رات دشنام طرازی کرتی تھیں اب پانچوں وقت درود و صلوٰۃ سے تر رہتی ہیں۔

قول اور عمل کے درمیان قیامت کے فاصلے ہوتے ہیں۔ اور کوئی قول جب تک عمل کا جامہ نہیں پہن لیتا وہ ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اور عمل کا جامہ تیار کرنے کے لئے خون اور پسینے کا تار و پود استعمال کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر ایسے قول کو جس کا تعلق بے حد و نہایت وسعتوں سے ہو۔ یہ امر تو ظاہر ہے کہ اس وقت دُنیا میں مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ کے قریب ہے۔ اور باقی پونے تین ارب کی آبادی یا تو کلمۂ توحید سے ناآشنا ہے۔ یا منکر اور بغیض ہے۔

قرونِ وسطیٰ میں عالم اسلام خوابِ خرگوش میں ڈوبا رہا۔ یا طاؤس و رباب میں مست رہا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بارش کی طرح آسمان سے ان پر برستی رہیں۔ انہیں دُنیا کی جہانبانی بھی نصیب ہوئی۔ اور جہانگیری بھی۔ لیکن بدقسمتی سے اُمت میں سے کوئی جماعت داعی اِلی الخیر بن کر اسلام کی صداقت سے غیروں کو روشناس نہ کروا سکی۔ اور اپنے عمل و کردار کے لحاظ سے قعرِ مذلت میں گرتی چلی گئی۔

اُنیسویں صدی عیسوی میں شرق و غرب کی وسعتوں پر عیسائی قوم حاکمانہ، آمرانہ اور جابرانہ رنگ میں تسلط جما کر اپنے مذہب کے فروغ کے لئے کوشاں ہوئی تو چونکہ اس کے پاس دلائل کے جادو کی ایک پٹاری علمی اور مالی لحاظ سے چرچ اس کا مضبوط پشتیبان تھا۔ اس لئے اس نے مسلمانوں کی عملی کمزوری سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ کچھ لوگ بشمول بعض مشہور علماء ایسے تھے جن کی کمزور آنکھیں عیسائیت کی چکاچوند سے چُندھیا کر رہ گئیں۔ اور وہ بے بس کبوتر کی طرح قوتِ پرواز سے محروم ہو کر تثلیث کی بلی کی طرف کھنچتے چلے گئے ؎

جہاں باز بیٹھتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے

عام مسلمانوں کا یہ خلافِ قرآن عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جسدِ عنصری کے ساتھ تقریباً دو ہزار سال سے زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ اس عقیدے کی کمزوری نے عیسائیت کو اتنا فروغ دیا کہ الامان والحذر۔ اس عقیدے کے حوالہ سے عیسائی پادری اپنی شیریں دہنی سے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہن و عقل پر حاوی ہو گئے۔ راقم الحروف کو اپنے لڑکپن کا وہ زمانہ یاد ہے جب کچھ رنگ دار عیسائی پادری تبلیغی مہم پہ میرے پاس پہنچے۔ اور اس عقیدے کو بیان کر کے حضرت عیسیٰؑ کی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت مجھ سے منوانی چاہی تو میں پھنستا کر رہ گیا۔ دِل کی گہرائیوں میں چونکہ عظمتِ محمدؐ راسخ تھی، اس لئے بچ گیا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ میں اس وقت حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا قائل تھا اس لئے بمشکل پھسلتے پھسلتے بچا۔

پادری شکر میں لپٹی ہوئی یہ زہر کی گولی پیش کرتے رہے، کہ دیکھا! تمہارے محمدؐ تو فوت ہو کر مدینہ کے شہر میں زیرِ زمین دفن ہیں۔ اور ہمارے عیسیٰ موت کے دائرۂ اختیار سے باہر ہو کر آسمان کی رفعتوں پر دو ہزار سال سے زندہ، اُلوہیت کا جامہ زیبِ تن کئے بیٹھے ہیں۔ آہ! مسلمانوں کی بدقسمتی کہ وہ اس زہرِ ہلاہل کو نگلتے رہے۔ اور اُنیسویں صدی عیسوی کا آخری رُبع تو ایسا آیا کہ ہزاروں مسلمانوں بلکہ مسلمانوں کے بڑے بڑے علماء نے بپتسمہ لینا شروع کر دیا۔

بالآخر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے وعدوں کے مطابق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حقیقی غلام کو کھڑا کیا جس نے اسلام کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے عیسائیت کو للکارا اور فرمایا ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

آپؑ نے قرآن و حدیث کے دلائلِ بیّنہ اور براہینِ ساطعہ سے یہ امر ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیشک خدا کے نبی تھے۔ لیکن وہ عمرِ طبعی پا کر دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہوئے۔ اور سری نگر میں اُن کی قبر موجود ہے۔

اسلام کے بطلِ جلیل کا یہ حملہ اتنا زوردار تھا کہ عیسائیت کی یلغار کرتی ہوئی افواج پسپائی پر مجبور ہو گئیں۔ اور اب تو یہ عالم ہے کہ اگر کسی عیسائی پادری کو معلوم ہو جائے کہ اس کا مخاطب احمدی ہے تو وہ اپنے پورے دلائل کا تھیلہ بغل میں دبا کر چل دیتا ہے۔! ہمارا قریباً ستر سالہ تجربہ ہے کہ تبلیغی میدان میں ہر مقام پر عیسائیت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور عیسائی پادریوں کا مقابلہ وہی مبلغ کر سکتا ہے جو ایک طرف قرآنی ہتھیاروں سے لیس ہو اور دوسری طرف انجیلی تعلیم پر اتنا حاوی ہو کہ انہی کی مسلّمہ الہامی کتاب سے اُن کے دلائل کو توڑ سکے۔

احمدیت کے تبلیغی نظام کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں، جماعت کی مالی قربانی۔ جماعت کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا جذبۂ خدمتِ اسلام۔ اور وقفِ زندگی۔ ہمارے سکولوں میں مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ۔ قرآنی علوم سے گہری واقفیت۔ علمِ کلام اور خدائی تائید و نصرت۔ اِن رُوحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر جب ہمارے مبلغین سربکف، قرآن بدست یورپ کے تثلیث کدوں اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں پہنچتے ہیں تو نصرتِ خداوندی اُن کا استقبال کرتی ہے۔ چنانچہ ہماری ستر سالہ تبلیغی جدوجہد کے نتائج اس پر شاہد ناطق ہیں اور ہمیں مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کمزوروں سے اپنے دین ــــ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ــــ کی خدمت و اشاعت کا کام لیا ہے۔

بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ کسی طرف سے تبلیغ اسلام کے ارادوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ لیکن جیسا کہ اُوپر عرض کیا گیا ہے **قول** اور **عمل** میں قیامت کے فاصلے ہوتے ہیں۔ قطرے کو گُہر ہونے تک بڑے بڑے امتحانوں میں سے گزرنا ہوتا ہے۔ اور ہم اپنے لمبے تجربہ سے جانتے ہیں کہ یہ امتحان بڑے سخت ہوتے ہیں۔ اُن امتحانوں میں سے وہی قوم سرخروئی کے ساتھ گزر سکتی ہے جس کا ہر فرد قربانی اور خلوص کے اعلیٰ معیار پر قائم ہو جائے۔ اور اپنی ساری ضرورتوں اور خواہشوں کو ملّی مفاد پر قربان کرنے کا پُر خلوص جذبہ رکھتی ہو۔

انتظار کیجیے کہ یہ قول کب تک عمل کے قالب میں ڈھلتا ہے ــــ!!

(ف۔ ا۔ گ)

اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان منصوبہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہماری جماعت کو اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور حضور انور کی طرف سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کی تحریک کے جواب میں اس چھوٹی سی جماعت نے ساڑھے بارہ کروڑ روپیہ کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ اور پھر یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ ہی نے جماعت کو بخشی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے اس عظیم منصوبے کے لئے مرد۔ عورتیں اور بچے اپنے وعدوں کی ادائیگی ایک اچھی رفتار سے کر رہے ہیں

اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ضروری ہے کہ ہر سال نئی پود میں سے جو نوجوان برسرِ روزگار ہوں یا کوئی تجارتی کام شروع کریں ان کو دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے لئے مؤثر تحریک کر کے وعدے لئے جاتے رہیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق وہ دِن جلد آئے جب ساری دُنیا اسلام کی حقانیت اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو تسلیم کر لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

دُنیا کی بے شمار روحیں اپنی مخفی سعادتوں کے ساتھ آپ کی قربانیوں کی منتظر ہیں۔ آپ نے اللہ تعالےٰ سے یہ عہد باندھا ہے کہ قرآنی تعلیمات کو دُنیا کے ایک ایک فرد تک پہنچانا ہے اس عہد کو اپنے ذہنوں میں ہر وقت تازہ رکھیں۔ آسمان پر خدا کی نصرت آپ کی طرف لپک رہی ہے ــــ!!

(ف۔ ا۔ گ)

خطبہ جمعہ

مشکلات و مصائب کا زمانہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا بہترین وقت ہوتا ہے!

کیونکہ

اللہ تعالیٰ مومن کے قریب آجاتا ہے اور اُس کی دعاؤں کو خاص طور پر سُنتا اور قبول کرتا ہے

از سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ یکم اگست ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
ان ایام میں جو فتنہ پاکستان کے مختلف حصوں خصوصاً

پنجاب کے مختلف مقامات میں

پیدا ہو رہا ہے اگرچہ حکومت کے بعض اعلانات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رپورٹوں کے مطابق اس میں کمی آرہی ہے۔ لیکن ہماری جو اطلاعات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کمی نہیں آرہی بلکہ وہ اپنی جگہ بدل رہا ہے۔ بعض جگہوں سے ہٹتا ہے اور آگے بعض دوسری جگہوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جہاں تک

فتنہ کا سوال

ہے میرے نزدیک کوئی اوّل درجہ کا ناواقف اور جاہل احمدی ہی ہوگا جو یہ کہے کہ یہ فتنہ ایسی چیز ہے جس کی مجھے امید نہیں تھی۔ تم دریا میں کودتے ہو اور بعد میں شکایت کرتے ہو کہ تمہارا جسم گیلا ہوگیا ہے۔ یا تمہارے کپڑے گیلے ہوگئے ہیں۔ تم آگ میں ہاتھ ڈالتے ہو اور کہتے ہو میری انگلی جل گئی ہے یا تم دھوپ میں بیٹھتے ہو اور کہتے ہو مجھے گرمی لگتی ہے۔ یا تم برف پیتے ہو اور کہتے ہو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ تو یہ کوئی

عقل کی دلیل

نہیں۔ تم برف پیتے ہو تو یہ سمجھ کر پیتے ہو کہ تمہیں ٹھنڈک لگے گی۔ تم دھوپ میں بیٹھتے ہو تو یہ سمجھ کر بیٹھتے ہو کہ تمہیں گرمی لگے گی۔ تم آگ میں ہاتھ ڈالتے ہو تو یہ سمجھ کر ہاتھ ڈالتے ہو کہ تمہارا جسم جل جائے گا۔ یا تم دریا میں کودتے ہو تو تم یہ جانتے ہوئے کودتے ہو کہ ہمارا جسم گیلا ہوگا۔ پس جب تم ایک صداقت کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے ہو اور تم نے مسلمانوں کے اندر

بیداری پیدا کرنے کی آواز

کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلند ہوتی ہے سُنا یا مان لیا۔ تو تمہیں لازماً اس بات کے لئے بھی تیار ہونا پڑے گا کہ لوگ تمہاری مخالفت کریں۔ شورشیں برپا کریں۔ اور تمہارے خلاف منصوبہ بازی کی جائے۔ پس کون احمدی ہے جس کے حواس درست ہوں اور وہ یہ کہہ سکے اوہو یہ کیسا فساد ہے۔ مجھے تو اس کی امید نہیں تھی حالانکہ جب وہ احمدی ہوا تھا تو یہ سمجھ کر ہوا تھا کہ لوگ اس کے خلاف فساد کریں گے شورش کریں گے اور منصوبہ بازی کریں گے۔ اس کا کام یہ ہے کہ ان فسادوں۔ شورشوں اور منصوبہ بازیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے دیکھو

رمضان کے مہینہ میں

اپنی مرضی اور ارادے سے ایک پروگرام کے تحت انسان تکلیف اٹھاتا ہے وہ رات کو اٹھتا ہے۔ بے شک وہ یہ تدبیر کرلیتا ہے کہ اگر گرمی ہو تو وہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرے اور اگر سردی ہو تو وہ گرم پانی سے وضو کرے۔ پھر اگر گرمی کا موسم ہو تو وہ چھت کے باہر تہجد کی نماز پڑھ لے اور اگر سردی ہو تو چھت کے نیچے تہجد کی نماز پڑھ لے یا گرم لباس پہن لے۔ پھر اگر وہ بیمار ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔ صحت اچھی نہیں ہے تو زیادہ عمدہ غذا کھالے یا اگر معدہ خراب ہے تو نرم غذا کھالے پیاس کے دن ہوں تو دو تین گلاس پانی کے اکٹھے پی لے یا چائے کی ایک پیالی پی لے تا تکلیف دُور ہو۔ دن کو گرمی کی تکلیف ہو تو وہ سوئے اور ٹھنڈک میں رہے تا گرمی کی شدت کم ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ رمضان میں تمہارے پاس ایسے ذرائع موجود ہوتے ہیں۔ جس سے تم گرمی کی شدت کو کم کرسکتے ہو۔ پھر بھی تمہاری تکلیف کو دیکھ کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں میں

دُعائیں سُننے کے لئے

آسمان سے نیچے اُتر آتا ہوں۔ اور کہتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا پس خدا تعالیٰ نے روزہ میں جس کی تکلیف کم کی جاسکتی ہے جس کے ضرر سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔ مومن کے لئے اتنی رعایت کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے چونکہ تم تکلیف اٹھاتے ہو اس لئے میں تمہارے قریب ہو جاتا ہوں۔
اجیب دعوۃ الداع اذا دعان میں اس پکارنے والے (یعنی روزہ دار) کی آواز کو سنتا ہوں اور میں اس کی دُعائیں قبول کرتا ہوں۔ پھر ان

تکالیف اور مصائب

میں جو تمہارے اختیار میں نہیں۔ جن کو کم کرنے کے لئے تم کوئی تدبیر نہیں کرسکتے ان میں وہ تمہارے کس قدر قریب ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر روزہ میں خدا تعالیٰ تمہارے لئے بے چین ہو جاتا ہے جس میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانا تمہارے اختیار میں ہوتا ہے تو دوسرے آلام و مصائب میں وہ کتنا قریب ہو جاتا ہوگا۔ مومن کو

ابتلاؤں میں خوشی

محسوس ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے قریب آگیا ہے۔ بچہ ماں کے قریب جاتا ہے تو کتنا خوش ہوتا ہے۔ دُنیا میں خدا تعالیٰ نے غریبوں کے دلوں کو تسکین دینے کے لئے کیا کیا اسباب بنائے ہیں۔ امیر اعلیٰ کھانے کھاتے ہیں۔ اعلیٰ لباس پہنتے ہیں اور تم کہہ سکتے ہو کہ وہ روپے کی وجہ سے خوش ہیں۔ لیکن تم ایک غریب ماں کو دیکھتے ہو اس نے بچہ گود میں اٹھایا ہوتا ہے اس کے اوپر ایک آدھ کپڑا ہوتا ہے۔ بچہ نے ماں کے گلے میں باہیں ڈالی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اس سے پیار کر رہا ہوتا ہے۔ اس غریب عورت کو جس نے چیتھڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور فاقہ کی وجہ سے اس کا چہرہ پچکا ہوا ہوتا ہے۔ اپنے بچے کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوتی ہے اور بچے کو ماں کے قریب ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنگ بدر میں

ایک عورت کو دیکھا۔ اس وقت کفار میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ اس عورت کا بچہ کہیں گم ہوگیا۔ جنگ میں عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ ان کی نیت نیک نہیں تھی وہ اس ارادے سے میدان جنگ میں آئی تھیں تا اپنے مردوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے اکسائیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا نہ کیا۔ دشمن کی فوج میں بھاگڑ مچ گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے اپنی ماؤں سے جُدا ہوگئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک عورت میدان جنگ میں ادھر ادھر پھر رہی ہے وہ ہر بچے کے پاس جو اُسے دکھائی دیتا ہے جاتی ہے اور اُسے اٹھا کر پیار کرتی ہے اور آگے چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا

اپنا بچہ مل گیا

اُس نے اسے اپنی چھاتی سے لگا لیا اور ایک طرف ہٹ کر ایک پتھر پر اطمینان کے ساتھ جا بیٹھی۔ لوگ مارے جا رہے تھے لیکن وہ اس سے بے فکر ہو کر ایک طرف اپنے بچے کو لے کر بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرمایا تم نے اس عورت کو دیکھا یہ میدان جنگ میں ادھر ادھر بھاگی پھرتی تھی۔ اب اسے بچہ مل گیا ہے تو کس آرام سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب

ایک گنہگار انسان توبہ

کرکے اپنے رب کی طرف آتا ہے تو اسے بھی اس قدر خوشی ہوتی ہے جس قدر خوشی اُس ماں کو اپنے گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوئی ہے پس مصائب کے وقت

خدا تعالیٰ ہمارے قریب آجاتا ہے

اور قریب آنے سے جو خوشی اُسے ہوتی ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہ مستغنی ہے وہ صمد ہے اور اس کو ہماری احتیاج نہیں۔ ہمیں اس کی احتیاج ہے

بھوک کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کھانے کو کچھ دے۔ پیاس کا وقت ہوتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں پینے کو کچھ دے۔ کپڑے پہننے کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کپڑے دے۔ تعلیم کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں تعلیم دے۔ ملازمت کا وقت آتا ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ ہمیں کوئی روزگار دے۔ شادی ہوتی ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات اچھے رہیں۔ خاوند کو اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ بیوی اس سے محبت کرے۔ بیوی کو اس کی احتیاج ہوتی ہے کہ خاوند اسے پال سکے اور محبت کر سکے۔ پھر آگے بچوں کی ضرورتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس تمام دوران میں اسے ہماری احتیاج نہیں ہوتی۔ ہم بھوکے ہوتے ہیں تو ہمیں احتیاج ہوتی ہے کہ وہ ہمیں کھانے کو کچھ دے۔ پھر

خدا تعالیٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے

ہم جب پیاسے ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ کہ وہ ہماری پیاس کو بجھا دے۔ لیکن خدا تعالیٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے؟ اسے تو پیاس نہیں ہوتی پھر ہم جوان ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں کہ وہ ہمیں کوئی اچھا ساتھی دے دے۔ لیکن خدا تعالیٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے؟ اسے کیا ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ہمارے پاس آئے؟ غرض اس سارے اتار چڑھاؤ میں ہم ہی خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ اور ہمیں کوئی نہ کوئی ضرورت ہوتی ہے جس کے پورا ہونے کے لئے ہم خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے پاس آتا ہے اور بے ضرورت آتا ہے۔ جتنی تڑپ ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب جانے کی ہو سکتی ہے کوئی وجہ نہیں کہ وہی تڑپ خدا تعالیٰ کو ہمارے ملنے کے لئے ہو۔ مگر جب وہ تڑپ رکھتا ہے کہ ہمارے قریب آئے تو ہماری کتنی بدقسمتی ہوگی کہ ہم اس سے وہ محبت نہ کر سکیں جو وہ ہم سے کرتا ہے۔ ہم اس کے قرب کی اتنی قدر نہ کر سکیں جتنی لذّت وہ ہمارے قرب سے حاصل کرتا ہے۔

مصائب کا وقت

ایک مومن کے لئے خوشی کا موقعہ ہوتا ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ اس کے قریب آجاتا ہے جتنا دشمن اس کے قریب آتا ہے خدا تعالیٰ اس سے بھی زیادہ تیز قدمی سے اس کے قریب آجاتا ہے اور جب دشمن اس کے قریب آجاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے اندر داخل ہو چکا ہوتا ہے اس طرح جب دشمن مومن پر وار کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر وار کرتا ہے۔

پس تمہارے لئے

عزّت کے حاصل کرنے کا موقعہ ہے

تم بہادری کے ساتھ کام کرو۔ اگر یہ موقعہ تمہارے ہاتھوں سے چلا گیا تو تمہارے لئے عزّت کے حاصل کرنے کا اور کونسا موقعہ آئے گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے بدقسمتی سے مسلمانوں میں یہ رواج پڑ گیا ہے کہ وہ نماز کے بعد دُعا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ دُعا کا وقت نہیں ہوتا۔ دُنیا میں تم کسی افسر سے کچھ مانگتے ہو تو اس وقت مانگتے ہو جب ملاقات کا وقت ہوتا ہے۔ نہ کہ ملاقات کے بعد اسی طرح

خدا تعالیٰ سے مانگنے کا وقت

وہ ہوتا ہے جب تم اس کے دربار میں گئے ہوتے ہو جب تم نماز پڑھ رہے ہوتے ہو اگر وہ موقعہ تم ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہو تو بعد میں دُعا کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح جب مشکلات آتی ہیں، مصائب آتے ہیں تو خدا تعالیٰ مومن کے قریب آجاتا ہے۔ اور یہ وقت دُعا کی قبولیت کا ہوتا ہے اگر تم اس وقت کو ضائع کر دیتے ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ پر کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ تمہاری دُعائیں سنے گا؟ جب ہم نے اس وقت خدا تعالیٰ سے کچھ نہ مانگا جب وہ ہمارے قریب تھا تو اس وقت کس طرح مانگیں گے جب وہ دُور ہوگا۔

بہترین وقت

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا وہی ہوتا ہے جب تم مشکلات اور مصائب میں پڑے ہوئے ہوتے ہو۔ مشکلات اور مصائب کے وقت تمہارا ایمان بڑھنا چاہیئے۔ اور تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری دُعائیں سُنے گا۔ تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ وہ تمہارے زیادہ قریب آگیا ہے۔ تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ اس کے وصال کا وقت آگیا ہے۔ جب ایک عورت کو ایک گمشدہ بچہ مل جاتا ہے تو وہ خوشی میں دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتی ہے تو جب تمہیں خدا تعالیٰ مل جائے تو تمہیں تمہارا دشمن نظر ہی کیوں آئے۔ جب تمہیں خدا مل جائے گا تو تم خوش ہی نہیں کرو گے کہ کوئی شخص تم سے دشمنی کرتا ہے کیونکہ تم

خدا تعالیٰ کی گود میں

ہوگے۔ میں نے بسا اوقات دیکھا ہے کہ جب کسی غریب ماں کے بچہ کو کوئی دوسرا بچہ مارتا ہے تو وہ اپنی ماں کی گود میں بھاگ جاتا ہے اور پھر اسے گھورتا ہے۔ اور کہتا ہے آ تو سہی۔ حالانکہ اس کی ماں خود فقیر ہوتی ہے۔ اور مارنے والا کسی امیر خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنی ماں کی گود میں چلا جاتا ہے۔ تو اسے تسلّی ہو جاتی ہے۔ کہ وہ محفوظ ہوگیا۔ پھر کتنی شرم کی بات ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں جاؤ اور پھر دشمن سے ڈرو۔ کون ہے جو تمہارا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ یا کونسی قوم ہے جو تمہارے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہے؟ دُنیا کی سب قومیں، دُنیا کی سب طاقتیں، دُنیا کی سب حکومتیں خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جس کا بھی چاہے دل بدل سکتا ہے۔ اور تمہارے دشمن خواہ کتنا ہی جتھا رکھتے ہوں تمہارے مقابل میں ہیچ ہیں۔ کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہو اور جو تلوار لے کر تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہے وہ تم پر حملہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ پر حملہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ لوگوں کے دل تمہاری تاثیر میں پھر دے گا۔ اور سچائی کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔ اور یہ مصائب کے بادل فضل کی ہواؤں سے بکھر جائیں گے۔ اور انشاء اللہ تم امن میں آجاؤ گے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک، یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۂ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔
(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

۱۔ تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اخبار قادیان

- مورخہ ۸ رمئی کو مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف لنڈن مع اہلیہ محترمہ واپس تشریف لے گئے۔
- مورخہ ۹؍۵ کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی نائب امیر بعض جماعتی امور سرانجام دینے کے بعد واپس حیدرآباد تشریف لے گئے۔
- ۹ رمئی کی شام کو مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش نے اپنے بڑے بیٹے اور بڑی بیٹی کے عقیقہ کی دعوت پر قریباً دو صد مردوں اور اتنی ہی خواتین کو مدعو کیا۔
- قادیان اور مضافات میں شدّت کی گرمی پڑ رہی ہے اور تیز لُو چلنی شروع ہوگئی ہے۔

آخری قسط

دانشور کون ہے ؟

جناب عامر عثمانی صاحب مدیر "تجلی" دیوبند کی دانشوری کا جائزہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن ۔ بمبئی

مسیح کی موہوم آمد ثانی اور عامر عثمانی کا احساس کمتری

محترم نار تلیط صاحب نے اپنے ایک مقالہ مندرجہ شبستان دہلی میں تمام ایسے لوگوں سے جو حضرت مسیح ناصری ؑ کی آمد ثانی کے معتقد و منتظر ہیں ۔ ایک معقول اور زبردست سوال کیا تھا کہ

"حضرت عیسیٰ اپنی دوبارہ آمد کے بعد جو سب سے بڑا کارنامہ انجام دیں گے وہ صلیبوں کو توڑنا اور خنزیروں کو قتل کرنا ہے ۔ جس کے معنے یہ ہیں ۔ کہ وہ عیسائیت کو باطل کریں گے ۔ کیا یہ کام خاتم المرسلین کے غلاموں سے انجام نہیں دیا جاسکتا ؟ کہ ایک حقیقی نبی کو ختم نبوت توڑنے کے لئے دوبارہ بُلایا جائے گا ؟ "

(بحوالہ تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء ص ۱۵)

نیز عیسائیوں کے ایک اعتراض کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا :-

"جو کام حضرت مسیح آکر کریں گے اُس کو کرنے کی توفیق حضور کے متبعین اور جاں نثاروں کو کبھی نہ ہوگی ۔ گویا قیامت سے پہلے جو کام حضرت مسیح کو کرنا ہوگا وہ حضور کے غلاموں کے بس کا روگ نہیں ۔ یوں اسلام اور مسلمان حضرت مسیح کے محتاج ٹھیرے ۔ اور عیسائی کہہ سکیں گے ۔ جب آنحضرت کا کوئی متبع وہ کام نہ کر سکے گا ۔ جو حضرت مسیح کے سپرد کیا گیا ہے ۔ تو آنحضرت کا وجود بے اثر ثابت ہوا ۔ اور یہ خیال بھی غلط ٹھیرا کہ آنحضرت کی پیروی میں نجات ہے " (بحوالہ تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء ص ۱۵)

قارئین کرام ! تمام مسلمانوں کے اعتقاد کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں اور آپ کی اُمت خیر اُمت ہے ۔ اور آپ کی اُمت کے روحانی علماء حدیث نبوی "علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل" کے مطابق بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جو روحانی انقلاب برپا کیا اور جو شاندار کامیابی حاصل کی ۔ اُس کی نظیر کسی نبی میں نہیں مل سکتی ۔ پھر آنحضرت صلعم کے غلاموں کے ذریعہ سے جو دینی اور روحانی تغیرات ہوئے اُس کی نظیر بھی پہلی اُمتوں کے صلحاء میں کم ملتی ہے ۔ پس اِسی آخری زمانہ میں یہ مقدر تھا ۔ کہ آنحضرت صلعم کے غلاموں میں سے ہی ایک غلام ۔ اور آپ کے ایک روحانی فرزند جلیل ۔ مسیح محمدی کے ذریعہ غلبہ اسلام کے لئے روحانی انقلاب برپا کیا جائے اور کسر صلیب ہو ۔ اور اِسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ اور کامل نبی ہونے کا راز مضمر ہے ۔ کہ جو روحانی فیضان و کمال آنحضرت صلعم کو حاصل ہے ۔ اور کسی نبی کو حاصل نہیں ۔ عیسائیوں کو خود اعتراف ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ اپنی بعثت کے زمانہ میں صرف بارہ حواری بنا سکے ۔ اور وہ بھی ایسے پختہ اعتقاد اور جاں نثار تھے ۔ کہ واقعہ صلیب کے وقت ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے ایسی صورت میں بھی ہم عیسائیوں سے ہی پوچھیں گے ۔ کہ جب تمہارے اعتقاد کی رُو سے حضرت مسیح ؑ نے اپنے دور اول میں خاص صلاحیتوں کا مظاہرہ نہیں کیا ۔ اب اُن کی دوبارہ آمد کی صورت میں اُن سے کون کارناموں کی اُمید رکھتے ہو ۔ ؟ اس کے بالمقابل آنحضرت صلعم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کی بے مثال قربانیوں اور شاندار کارناموں کو دیکھو ۔ جس کی نظیر تاریخ ادیان عالم میں نہیں ملتی ۔ پس ثابت ہوا ۔ کہ اسلام ایک زندہ اور کامل مذہب اور آنحضرت صلعم ایک زندہ اور کامل نبی ہیں ۔ اب آپ ہی کی اطاعت و فرمانبرداری میں قرب الٰہی اور روحانی مراتب حاصل ہوں گے ۔

قارئین کرام ! نار تلیط صاحب کے سوال کے جواب میں عامر عثمانی مدیر تجلی نے جو موقف اختیار کیا ہے آپ اُس کو پڑھئیے اور اُن کے "احساس کمتری" کو ملاحظہ کیجئے ۔ یقیناً آپ کو بھی احساس ہو جائیگا ۔ کہ حیات مسیح اور نزول مسیح کا عقیدہ رکھنے والا انسان کتنی بیکسی اور پست ذہنیت کا مظاہرہ کرتا ہے ۔ چنانچہ مدیر تجلی اس بارہ میں تمطراز ہیں ۔

(الف) "کوئی ساعی هم اللہ اگر چاہیے ۔ تو غلام ابن غلام بھو بجا دے سکتا ہے لیکن قیامت سے پہلے یہودیت و نصرانیت کی شکست کاملہ کا سہرا اگر اللہ اپنے بندے عیسیٰ ابن مریم کے سر باندھنا چاہتا ہے ۔ تو اس میں ہم اور آپ کیا کر سکتے ہیں " (خدا تمہیں مدیر تجلی یہ سہرا باندھنا چاہتے ہیں) ناقل امینی امور مصلحت خویش خسرواں دانند ۔ (تجلی جنوری ص ۱۵)

(ب) "یہودیت و نصرانیت کی مکمل شکست کس قدر غیر معمولی ۔ ناقابل قیاس اور بے مثال وقوعہ ہے اسلام کے ہر قرن میں مجددین ۔ مصلحین ۔ واعظین اور ماہرین سیاست نایاب نہیں رہے ہیں ۔ دعوت اسلام کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح برابر جاری ہے ۔ داعیانِ حق نے قربانیوں میں بھی دریغ نہیں کیا ہے ۔ اسلام کو غالب کرنے کی مساعی بند نہیں ہوئی ہیں ۔ اس کے باوجود نتائج جو کچھ ہیں ۔ آپ کے سامنے ہیں ۔ پھر آخر یہ کیسے خیال کر لیا گیا کہ یہودیت و نصرانیت کی عالمگیر ہزیمت اسی نوع کی کوششوں سے ہو جائیگی ۔ جس نوع کی کوشش جزیرۃ العرب کے علاوہ کسی ایک ملک میں بھی تمام یہود و نصاریٰ کے قبول ایمان پر منتج نہیں ہوئیں ۔ کوئی مائی کا لال مسلمانوں میں ایسا پیدا نہ ہو سکا ۔ جو دُنیا کے پانچ فی صد اہل کتاب کو بھی تبدیلی عقائد پر مائل کر دے ۔ (حضرت مسیح بھی تو اپنی بعثت اولیٰ میں بقول عیسائیاں صرف بارہ حواری ہی بنا سکے تھے اُن کو دوبارہ لانے کی کیا ضرورت ہے امینی) تب کونسی منطق ہے ۔ جس کی رُو سے آپ اہل کتاب کی عالمگیر دینی تبدیلی اور مکمل تغیر احوال کو خاتم المرسلین کے کسی غلام کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھ رہے ہیں " (تجلی جنوری ص ۱۵)

(ج) "مطلوبہ عالمگیر انقلاب کے لئے مسلمانوں کی عام فطری استعدادیں کوئی بنیاد نہیں ۔ حضرت عیسیٰ کو ایسی مافوق استعداد سے مزین کر کے بھیجا جائے گا ۔ جو اُن کے لئے اِس کار عظیم کو ممکن بنا دے اور یہود و نصاریٰ کے لئے یہ ماننا کہ مسیح بے شک مقتول و مصلوب نہیں ہوئے تھے ۔ بلکہ زندہ اُٹھا لئے گئے تھے اُنہیں صرف آنکھوں سے دیکھ کر ہی ممکن ہوگا " (تجلی ماہ جنوری ص ۱۶)

(د) "بتائیے امت محمدی کے کسی بھی فرد میں کبھی ایسی عجیب و غریب صلاحیت پائی گئی ہے ۔ کہ کسی شہر و دیار کے سارے ہی اہل کتاب اُس کی آواز پر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے ہوں ۔ اور کسی بھی کافر کو اپنے کفر پر قائم رہنے کی مجال نہ رہی ہو ۔ اگر جواب نفی میں ہے ۔ اور یقیناً نفی ہی میں ہے ۔ تو کس بنیاد پر آپ یہ خوش فہمی لئے بیٹھے ہیں ۔ کہ اُمت محمد میں مطلوبہ عالمگیر انقلاب لانے کی پوری صلاحیت موجود ہے ۔ بس توفیق کی دیر ہے " (تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء ص ۱۶)

اے سنجیدہ مزاج قارئین ! ہم آپ کی کانشنس سے اپیل کرتے ہیں ۔ کہ آپ مدیر تجلی کے متذکرہ بالا الفاظ کو بار بار پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کیا یہ دعوت اسلام ہے یا عیسائیت کی تبلیغ ہے جو عامر عثمانی صاحب کر رہے ہیں ۔ ایک طرف مدیر تجلی کے الفاظ کو دیکھیں ۔ دوسری طرف عیسائیوں کے اس اعتراض کو پڑھیں ۔ اور اندازہ لگائیں ۔ کہ عامر عثمانی صاحب اور عیسائیوں کی تحریرات میں کتنا تطابق اور عامر عثمانی صاحب کا ہر لفظ کس طرح "احساس کمتری" کا مرقع ہے ۔ تو بے اختیار آپ کی زبان سے نکلے گا

ہم عیسائیاں را از مقال خود مدد داد ند
دلیری یافتہ آند پرستاران میت را

عیسائی حضرات مسلمانوں سے (جن میں عامر عثمانی صاحب بھی شامل ہیں) سوال کرتے ہیں ۔

"پھر یہ امر بھی مسلمات اسلام سے ہے ۔ کہ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا اور کفر و بے دینی پھیلانے والا دجال ظاہر ہوگا ۔ اور اُسے نیست و نابود کرنے اور بگڑی ہوئی اُمت محمدی کو راہ راست پر لانے اور دین حق قائم کرنے کے لئے مسیح آسمان سے نازل ہوگا ۔ اور تمام اہل کتاب اُس پر ایمان لائیں گے ۔ جیسا کہ قرآن میں مرقوم ہے ۔ اِنْ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ (سورہ نساء رکوع ۲۲) یعنی اہل کتاب میں سے ہر ایک اُس پر ایمان لائیگا ۔ پس اگر محمد صاحب نبی آخر الزمان اور خاتم النبیین تھے تو آخری فتنہ کو فرو کرنے کے اہم امر کے لئے اُن کو قبر سے اُٹھا کر بھیجا گیوں نہ مقرر ہوا ؟ آخر کار تمام بے دینی اور خرابی کو دُور کر کے دین حق قائم کرنا کیوں مسیح موعود ہی کا حصہ ٹھیرا ؟ اس بزرگی اور شرف کو کیوں اُسی سے منسوب کیا ۔ کہ آخر کار قرب قیامت کے موقعہ پر وہی سب کا ہادی ہو اور سب لوگ اُسی پر ایمان لائیں ؟ پس جب کہ اوّل بھی مسیح اور آخر بھی مسیح ہی مومنین کا ہادی و پیشوا ٹھیرا ۔

اور محمد صاحب بیچ میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے آکر چلے گئے۔ اور پھر خاک سے سر نہ اُٹھا سکے۔ تو ایسا شخص کون ہوگا۔ جو اگر دیدہ و دانستہ اپنی آنکھ بند کرے۔ اور حق سے عداوت نہ رکھے۔ تو مسیح کو محمد صاحب سے ہزار ہا درجہ افضل و برتر تسلیم نہ کرے؟"

(رسالہ حقائق قرآن ص سوال ۱۳ مطبوعہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور)

پس یہ امر واقعہ ہے۔ کہ حیات مسیحؑ کا عقیدہ رکھنے والا کوئی انسان "کسر صلیب" تو الگ رہا عیسائیوں کے سامنے "فضائل اسلام" اور فضائل بانیٔ اسلام پر بھی جرأت مندانہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ اس طرح لازماً اُسے احمدیت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ کہ یہ حقیقی اسلام اور وقت کی آواز ہے۔

جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل

ہم اس مقالہ کے آخر میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی اُس پیشگوئی کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں جس میں جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل اور غلبہ اسلام کی بشارت دی گئی ہے۔ اور حتمی طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ اب کوئی مسیح آسمان سے نہیں آئے گا۔ اور ہر آنے والا دن اس پیشگوئی کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ اور احمدیت کی تبلیغ کے نتیجہ میں دُنیا میں غلبہ اسلام کے آثار دن بدن بڑھ رہے ہیں اور روشن ہو رہے ہیں۔

ہم تمسخر و استہزاء کرنے والے معاندین احمدیت اور متلاشیان حق سے گزارش کریں گے۔ کہ وہ خالی بالطبع ہو کر اس یقین کے ساتھ کہ آخر ایک دن ہم نے بھی جواب دہی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں اور آپ کی مندرجہ ذیل کلام پر غور و تدبر کریں۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس کلام سے اُن کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہدایت و رہنمائی حاصل ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو سن رکھو یہ کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

اگر لوگ اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں۔ جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے رُوبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوں۔ اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔

یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دِلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا (یعنی اسلام۔ ایڈیٹر) اور ایک ہی پیشوا (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلعم۔ ایڈیٹر)۔ میں تو ایک تخمریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں۔ جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق مدیر تجلی عامر عثمانی صاحب بھی ۱۲ اپریل ۱۹۷۵ء کو .. میانی شب کو اس پیشگوئی پر مہر .. ثبت کرتے ہوئے مسیح ناصری کی .. نزول کے انتظار میں مایوس و نا اُمید ہو کر اپنے پیشتر مکذبین و مکفرین کی طرح اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ پر اُن کا موہوم مسیحؑ نہ آیا۔ اور نہ ہی قیامت تک آئے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

وَاٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ جون ۱۹۷۵ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی مضامین و اعلانات سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۷	مکرم مستری محمد حسین صاحب	۱۹۸۵	لائبریری گورنمنٹ ڈگری کالج
۱۳	" بدرالدین صاحب عامل	۲۱۰۱	مکرم دلدار محمد صاحب
۱۹	" ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام سکول	۲۳۰۹	" عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
۴۰	" عبداللطیف صاحب ناصر آبادی	۲۳۲۴	" آدم خان صاحب
۴۶	" عمرالدین صاحب دوکاندار	۲۳۳۴	" بابو تاج الدین صاحب
۱۰۱۲	" اے ایچ محمود صاحب	۲۳۴۴	" خواجہ احمد صاحب
۱۰۲۵	" قریشی محمد یوسف صاحب	۲۳۴۶	" سمیع اللہ صاحب
۱۰۷۶	" ڈاکٹر غلام احمد صاحب	۲۳۴۷	" عبدالحمید خان صاحب
۰۸۵	" رشید احمد خان صاحب	۲۳۵۲	" لکی تلا صاحب
۱۰۹۴	" ایس کے احمد صاحب	۲۳۵۸	" عبدالستار صاحب
۱۱۰۵	" ایس دائی احمد صاحب	۲۵۷۱	" محمد جلال صاحب
۱۱۹۹	" محمد تقی صاحب	۲۵۷۲	" حکیم محمد اسماعیل صاحب
۱۲۰۶	" محمد شفیع صاحب صدیقی	۲۵۷۳	" سعید محمد صاحب
۱۲۱۹	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آسنور	۲۵۷۵	" حشمت اللہ صاحب
۱۲۴۱	مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل	۲۵۷۶	" عزیز احمد صاحب
۱۲۵۲	" شیخ علی احمد ٹیلر	۲۵۷۷	" بشیر احمد قادری صاحب
۱۲۵۵	" سی-پی علی کٹی صاحب	۲۵۷۹	مسز طاہرہ شاہین صاحبہ
۱۲۶۸	" دادا بھائی مہرجی صاحب	۲۵۸۰	دین میڈیکل کالج
۱۳۷۹	" سید وثیق الدین احمد صاحب	۲۵۸۱	ڈسٹرکٹ سنٹرل لائبریری
۱۴۲۲	" عبدالسلام صاحب	۲۵۸۲	میونسپل فری ریڈنگ روم اینڈ لائبریری
۱۴۲۵	" نثار احمد صاحب	۲۵۸۳	ویلفیئر آفیسر بھدراوتی
۱۴۴۶	" ایم محمد ایوب صاحب	۲۵۸۴	سنٹرل لائبریری
۱۴۵۹	" عبدالوقار خان صاحب	۲۵۸۵	ریڈنگ روم ٹاؤن میونسپلٹی
۱۴۶۱	" شیخ میراں محی الدین صاحب	۲۵۸۶	مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب
۱۶۸۱	" عبدالعزیز صاحب	۲۵۹۰	محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ
۱۶۹۹	" ناصر احمد صاحب	۲۵۹۱	مکرم بابو شمیم احمد صاحب
۱۷۲۸	" سید عمر صاحب	۲۵۹۴	" آدم خان صاحب
۱۷۳۶	" حمیدالدین صاحب	۲۵۹۵	" چوہدری مبارک علی صاحب
۱۷۴۴	" محمد حنیف صاحب	۲۵۹۷	" غلام نبی صاحب
۱۷۸۰	" یوسف حسین احمد صاحب	۲۵۹۸	" محمد منیر الدین صاحب قریشی نماپوری
۱۷۹۴	" ایس-ایم-شہاب احمد صاحب	۲۵۹۹	" مجیب احمد خان صاحب
۱۸۵۹	" مسعود عالم صاحب	۲۶۰۰	" سید بشیر احمد صاحب راجکمل
۱۹۸۲	" محمد رفیق احمد صاحب	۲۶۳۹۴	محترمہ ثریا غازی صاحبہ

نمبر ۱۴۷۱ - مکرم سردار رام سنگھ صاحب -

ماریشس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پبلک کانفرنس کا انعقاد

جلسہ میں آنریبل وزیر اعظم، وزیر تعلیم اور ہز ایکسی لنسی سفیر پاکستان کی شرکت

رپورٹ مرتبہ مکرم صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مشن ماریشس

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ ماریشس کو اس سال ۲۶ مارچ کو روز ہل میونسپلٹی کے پبلک ہال پلازا (PLAZA) میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس بڑے وسیع پیمانہ پر منعقد کرنے کی توفیق دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیرت النبیؐ کانفرنس اپنے پروگرام اور حاضری کی تعداد کے لحاظ سے بہت دلچسپ اور عظیم الشان تھی۔

کانفرنس کی تیاری

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کافی عرصہ قبل تیاری شروع کی گئی خاکسار نے ایک کمیٹی بنائی تاکہ کام کو مختلف حصّوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ میونسپلٹی سے رابطہ قائم کر کے PLAZA ہال ریزرو کروا لیا گیا۔ اور مدعوئین کے لئے دعوتی کارڈ چھپوائے گئے۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے مسلمانوں، عیسائیوں اور ہندو احباب کو دعوت دی گئی اسی طرح اخبارات میں اعلانات کے ذریعہ پبلک کو کانفرنس کے لئے مدعو کیا گیا نیز دو دن قبل ریڈیو ماریشس پر بھی کئی بار اعلان ہوا۔ اسی طرح بذریعہ خطوط اور سرکلر لیٹرز اور اعلانات کے ذریعہ جلسہ کا پراپیگنڈہ کیا گیا۔

خاکسار اور مکرم مولانا صالح محمد خان صاحب مبلغ ماریشس نے محترم وزیر اعظم سر سیوو ساگر رام غلام اور وزیر تعلیم ڈاکٹر ستاریون ہز ایکسی لنسی محمد انور خان سفیر پاکستان اور راما کرشنا مشن کے ہیڈ سوامی اپرانندہ سے رابطہ قائم کیا اور اس کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت دی چنانچہ ان جملہ شخصیات نے ہمارے جلسہ میں شرکت کی دعوت کو منظور کر لیا۔

کانفرنس کی کاروائی

۲۶ مارچ کی صبح کو میونسپلٹی روز ہل کے پبلک ہال کو قطعات اور جھنڈیوں سے خوب مزین کیا جا چکا تھا۔ کانفرنس سے کچھ وقت قبل احمدی احباب کیا بڑے اور کیا چھوٹے سیرۃ النبیؐ کے دلچسپ پروگرام کو سننے کے لئے جمع ہونا شروع ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے عاشقانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر تعداد سے ہال بھر گیا دیگر مسلمان بھائیوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کی آمد مجھے ایمان کو تازہ کر رہی تھی۔ انتظام کے مطابق مکرم پروفیسر رشید حسین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج ماریشس، مکرم شاہد منور احمد صاحب (ایک پاکستانی احمدی دوست)۔ مکرم محمد اسماعیل سبحان اور مکرم بشیر تیجو صاحب مہمانوں کے استقبال کے لئے مقرر تھے چنانچہ ان دوستوں نے معزز مہمانوں کو بڑے پُرخلوص رنگ میں اھلاً وسھلاً ومرحباً کیا۔

سیرۃ النبیؐ کانفرنس کے مہمان خصوصی آنریبل سر سیوو ساگر رام غلام وزیر اعظم صاحب آنریبل ڈاکٹر ستاریون وزیر تعلیم اور سفیر پاکستان بر وقت جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے جماعت مونتائیں بلانش کے ایک مخلص دوست محترم حسن رمضان صاحب تلاوت قرآن کی بعدہ مکرم مولانا صالح محمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے"

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم اور تلاوت کے بعد مکرم بشیر تیجو صاحب نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کے موضوع پر فرنچ زبان میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم رحمت تھے۔ آپ کا وجود صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جانوروں اور پرندوں تک کے لئے رحمت کا موجب تھا۔

کانفرنس کی دوسری تقریر راما کرشنا مشن کے ہیڈ سوامی اپرانندہ کی تھی سوامی صاحب نے تقریر میں اسلام کی اس خوبی کو بہت سراہا کہ اسلام اتحاد و اتفاق کے متعلق بہت اعلیٰ تعلیم دیتا ہے۔ اس تعلیم کے بعد اسلام نے بعض ایسی عملی عبادات رکھی ہیں جس سے مسلمان خود بخود باہم متحد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی اس خوبی کو راما کرشنا مشن کے مؤسس نے بھی بہت سراہا ہے۔

محترم سوامی صاحب کی تقریر کے بعد ہز ایکسی لنسی محمد انور خان صاحب سفیر پاکستان نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام سے قبل مختلف انبیاء اور ان کے پیغامات مخصوص لوگوں اور قوموں کے لئے تھے جب انسان کی ذہنی استعداد نے کمال حاصل کر لیا اور وہ اس قابل ہو گئی کہ ایک کامل پیغام اور شریعت کا نزول ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں بھیجا آپ نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے وہ سب انسانوں کے لئے ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام انسانوں کے درمیان کسی قسم کے امتیاز کو برداشت نہیں کرتا بلکہ کہا کہ سب انسان برابر ہیں آپ نے مزید کہا کہ اسلام کے معنی ہیں امن۔ چونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس لئے ہمیں ہر انسان کے ساتھ امن کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ ہمارا رویہ بہت دیانتدار اور مہربان ہونا چاہیئے۔

ہز ایکسی لنسی سفیر پاکستان کے بعد آنریبل سر سیوو ساگر رام غلام وزیر اعظم ماریشس نے خطاب کیا۔ وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ میں اس کانفرنس میں شریک ہو کر بہت خوش ہوں۔ احمدیہ جماعت کا یہ کام بہت قابل تحسین ہے کہ اس نے ایک ایسے اجتماع کا انعقاد کیا جس میں ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ باہم مل کر بیٹھے ہیں۔ یہ تقریب بلاشبہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان تفہیم اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا کرنے کا موجب ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ ایک بہت مقبول جماعت ہے میری خواہش ہے کہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ مکرم وزیر موصوف نے اپنے دورہ تنزانیہ کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم امری عبیدی میئر (جو بعد میں وزیر انصاف بن گئے تھے) کا بہت اچھے لفظوں میں ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عبیدی صاحب سے طویل گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور میں ان کی ملاقات سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ تقریر کے آخر میں وزیر اعظم صاحب نے کہا کہ ماریشس میں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں کیونکہ اسی اصول سے ہم ماریشس کو بہترین جگہ بنا سکتے ہیں۔

وزیر اعظم موصوف صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے مختصر طور پر سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی اور محبت مخلوق کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے اختتام پر خاکسار نے حاضرین سے اپیل کی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اُسی کی اتباع اور پیروی ہمیں کامیابی سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ بعد ازیں راقم الحروف نے معزز مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

سیرۃ النبیؐ کانفرنس کی خبر اگلے روز ریڈیو اور ٹی۔وی پر اُردو۔ انگریزی اور فرانسیسی *

* خبروں میں نشر کی گئی اسی طرح کانفرنس کے نظارے تینوں زبانوں کی خبروں میں ٹی۔وی پر دکھائی گئیں۔ آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ممبران جماعت ماریشس کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

دُعائے مغفرت

میری بڑی خالہ جان گوجرانوالہ پاکستان میں مورخہ یکم ۲۸ کو صبح ۷ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" ان پر تین چار دن سے شوگر ذیابیطس کا حملہ ہوا تھا۔ اتوار کے روز ان کا بلڈ پریشر اچانک تیز ہو گیا اور ان پر فالج کا حملہ ہو گیا اور دماغ کی شریان پھٹ گئی تھی۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ بہت ہی نیک سیرت خاتون تھیں۔ نہایت صابر و شاکر اور حلیم الطبع عاجزی اور انکساری کی ایک مثال تھیں اسلامی شعار اور صوم وصلوٰۃ کی پوری پابند تھیں۔

تمام احباب سے گزارش ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم صدمہ کی برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین والسلام۔ داؤد احمد ملک بلیک برن۔

درخواست ہائے دُعا

مکرم ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ صاحب آف نیا گڑھ۔ الہیہ کے بچے اور بچیاں یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

۲۔ میری نواسی عزیزہ نصرت خورشید خدا کے فضل سے اعلیٰ کامیابی حاصل کر کے لاہور کے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں داخل ہوئی ہے پہلے ٹیسٹ میں ۲۰۰ لڑکیوں میں سے اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو تکمیل تعلیم تک نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار

عبد الرحیم دیانت درویش قادیان

شذرات

از فیض احمد گجراتی

مصر کی مغنیہ اُمِّ کلثوم کا ماتم

بی۔بی۔سی کی اطلاع کے مطابق مصر کی ۷۰ سالہ مغنیہ ام کلثوم کی وفات پر مصر اور عرب ممالک کے دو لاکھ آدمیوں نے جنازے میں شرکت کی۔ہزاروں ہزار لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے قاہرہ پہنچے ـــــ اور ماہنامہ ہما دہلی کے بقول دس لاکھ آدمیوں نے جنازہ پڑھا۔

عالم اسلام میں ایک مغنیہ کا یہ مقام و اعزاز! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی یہ توہین کہ کسی مومن اور مسلم کے لئے عورت کا گانا سننا جائز نہیں ہے!

اسلام تو خدا کے فضل سے کبھی زوال پذیر نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔لیکن اہل اسلام کے زوال کے اسباب میں سر فہرست یہی طاؤس و رباب تو رہے ہیں۔ آج گلوب پر نگاہ ڈال کر دیکھ لیجئے۔ فلپائن سے لے کر ترکی کے کناروں تک اپنی بے شمار تعداد اور اپنی بے پناہ دولت کے باوجود مسلمان تنزل و ادبار میں مبتلا ہیں۔ با ہیمہ شمع ہائے عشرت جل رہی ہے۔ اور نادو نوش کے مشاغل محبوب ہیں۔تیس لاکھ کی آبادی کا اسرائیل آٹھ کروڑ عربوں کی گردن عرصہ دراز سے دبوچے بیٹھا ہے۔ اسلامی اجتماعیت کا تصور داغدار ہے۔اور عالم عرب کی تیل کی دولت قمار بازیوں پر صرف ہو رہی ہے۔ یا پھر ایک مغنیہ کے ماتم پر!

ہے دین کی کیا حالت یہ اُن کی بلا جانے

نوّے سالہ مسئلہ

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر بھٹو گذشتہ آٹھ ماہ سے اپنی ہر تقریر میں اپنے اس "کارنامہ" کو بڑے ہی طمطراق اور طمطراق کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نوّے سالہ پرانے مسئلہ کو حل کر دیا ہے۔

جی ہاں! آپ نے واقعی بے مثال کار ہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔آپ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان پر فاتح بن کر گرے۔اور صرف اپنی کرسی کی خاطر اس کا ایسا تیا پانچہ کیا کہ خداداد مملکت پاکستان ½ بن کر رہ گئی۔

پھر عین ان ایام میں جب آپ عاقبت نا اندیش علماء کے نرغے میں آ کر نوّے سالہ مسئلہ حل کر رہے تھے۔ہندوستان نے آپ کی بغل میں راجستھان کی سرحد کے قریب ایٹمی دھماکہ کر کے آپ کو اور ساری پاکستانی قوم کو بوکھلا کر رکھ دیا۔لیکن آپ کے سر پر تو نوّے سالہ مسئلہ حل کرنے کی دُھن سوار تھی۔اور آپ آکاس بیل کا سرا تلاش کرتے رہے۔اور ہر سٹیج پر نوّے سالہ مسئلہ کے حل کو اپنی کامرانیوں کی معراج بناتے چلے گئے۔تا آنکہ ہندوستان نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا مصنوعی سیارہ آسمان کی وسعتوں میں کامیابی سے بھجوا دیا۔جو روزانہ آپ کے سر پر سے گزرتا ہے۔اور آپ تلملا کر رہ جاتے ہوں گے۔مستقبل کا مؤرخ جب برصغیر کی تاریخ مرتب کرے گا۔تو ایک باب کا عنوان یقیناً یہ رکھے گا کہ۔

"سیاست کا شاہکار اندرا ـــــــــ بنام نوّے سالہ مسئلہ بھٹو"

آپ نے نوّے سالہ مسئلہ تو بزعمِ خود واقعی حل کر دیا۔مگر قوم کو جو نوّے سال پیچھے لے گئے اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔؟

مذہبی جنون کی اس لہر کو گزر جانے دیجئے۔پاکستانی قوم کا ایک ایک فرد آپ کے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔ اور آپ سے جواب طلب کرے گا کہ ایک اہنگوں بھری قوم کو رجعت قہقری کا شکار کیوں بنا دیا۔!

اذکروا موتاکم بالخیر

میرے والد حضرت محمدؐ صاحب داد خانصاحب مرحوم آف کانپور

میرے والد صاحب حضرت محمد صاحب داد خانصاحب مرحوم حضرت محمد ایوب خان صاحب صحابی کے فرزند تھے۔ بہت متقی پرہیزگار نیک بزرگ تھے۔نمازی اور تہجد گزار تھے۔اپنی ہر ضرورت کے لئے نہایت عاجزانہ دعا کرتے وہ پوری ہو جاتی تھی۔آپ کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے اور حضرت مسیح موعودؑ نے دعاؤں پر خاص زور دیا ہے۔یہاں تک کہ اگر تمہارا جوتا بھی ٹوٹ جائے اس کے لئے بھی خدا سے دُعا مانگو کہ وہ تم کو اسے سلوانے یا دوسرا خریدنے کی توفیق دے۔

اپنی تھانیداری کے زمانے میں بھی بہت سادگی اور نیکی پر قائم رہے کبھی کسی سے رشوت نہ لی۔ نہ کسی کو ستایا۔جس تھانے میں جاتے تھے۔عوام بہت خوش ہوتے تھے کہ بہت اچھے تھانیدار آئے ہیں۔آپ کی سادگی اور نیکی کی وجہ سے بڑے سے بڑا ڈاکو اور سرکش ان کی شکل دیکھ کر پانی پانی ہو جاتا تھا۔ایک دفعہ ایک تھانے پر گئے وہاں ایک نامی ڈاکو تھا۔کئی تھانیدار اس کے ڈر سے اپنا تبادلہ کرا چکے تھے۔اور کوئی اس تھانے میں جانے کو تیار نہ ہوتا تھا انگریز افسر نے ان کو بلا کر کہا کہ تم جا کر اس کا مقابلہ کرو۔آپ بلا عذر وہاں چلے گئے۔ وہ ڈاکو آپ کو دھمکی کے پیغام بھجواتا تھا۔لیکن میرے والد صاحب کبھی نہیں ڈرے اور کہلوا دیا کرتے تھے کہ کوئی غلط قدم اُٹھایا تو میری گولی تیرے سینے میں سے گزرے گی۔

چنانچہ ایک دن والد صاحب قبلہ ڈاکو کے گاؤں میں تفتیش کرنے گئے تو اس ڈاکو نے میرے والد صاحب مرحوم کو ایک چوکیدار سے کہلوایا کہ ہم آپ سے ملنا چاہتے ہیں بشرطیکہ گرفتار نہ کریں۔پھر وہ بہت اخلاق اور محبت سے ملا اور زندگی بھر کے لئے غلام ہو گیا اور جب تک اس تھانے پر رہے کبھی ڈاکہ نہیں ڈالا۔ اور ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ آپ نے میری زندگی سنوار دی ورنہ میں جیل کی روٹیاں کھا رہا ہوتا۔

احمدیت سے سچا لگاؤ تھا اور اپنے احمدی ہونے پر فخر کیا کرتے تھے۔کبھی کسی مسلمان کے عیسائی یا ہندو ہونے کا علم ہوتا تو فوراً وہاں جا کر احمدیت واسلام کی تبلیغ کرتے۔بڑے جوشیلے [illegible] تھے اور تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ہم سب کو قرآن شریف کی خاص خاص آیتیں یاد کرایا [illegible] تے تھے۔اور با معنیٰ قرآن شریف پڑھنے پر زور دیا کرتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انھیں سچا عشق تھا۔حضور کا نام آتا تو بے اختیار درود پڑھتے تھے جب کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے تھے۔ایک دفعہ خواب میں محمد رسول اللہ صلعم کو مع حضرت علیؓ کے دیکھا کہ گھر پر تشریف لائے ہیں۔انکو کرسی بیٹھنے کو دی ہے۔دونوں کرسیوں پر بیٹھے۔پہلے دونوں سے ہاتھ ملایا اور حضور نے ان کے (والد صاحب) کے پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ پریشان ہونے کی بات نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے قول اور فعل پر من وعن ایمان لانے اور آپ کے خاندان سے گہری انسیت رکھنے والے تھے۔بچپن میں حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے کا واقعہ بڑے شوق اور فخر کے ساتھ سنایا کرتے تھے کہ دادا مرحوم ومغفور آپ کو حضرت صاحب سے ملانے لے گئے اس وقت دادا مرحوم کی پوسٹنگ میانمیر چھاؤنی میں تھی۔حضور سے ملنے پہنچے تو آپؑ ایک کمرے میں تشریف فرما تھے اور فرش پر کچھ کاغذات کتابیں پھیلے ہوئے تھے حضرت صاحب ان بچوں کو (میرے والد تایا جان اور چچا جان) دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔دادا آبا نے سلام کر کے ہاتھ ملانے کو کہا تو میرے والد اس قدر کمسن تھے کہ ان کاغذات پر سے دوڑتے ہوئے جا کر ہاتھ ملا آئے دادا جان ناراض ہونے لگے تو حضرت صاحب نے منع کیا اور بہت پیار و محبت سے بچوں سے ہاتھ ملایا اور والد مرحوم کی پیٹھ پر ہاتھ بھی پھیرا۔

ہم لوگ چھ بہن بھائی تھے۔لیکن کبھی کسی پر سختی نہ کی۔نوکروں تک سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ان کے کھانے و آرام کا خاص خیال رکھا کرتے تھے حتیٰ کہ جانوروں پر بھی بہت رحم کرتے تھے۔

بڑے خوش مزاج تھے اکثر چٹکلے سُنا کر سب کو ہنسایا کرتے تھے۔لاکھوں کی جائداد تھی لیکن ماں اور بھائیوں کے لئے سب چھوڑ دی۔بلکہ اپنے پاس سے روپیہ بھیج کر مدد کیا کرتے تھے۔بڑی بیٹی کے انتقال کے بعد غمگین رہنے لگے تھے۔لیکن ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ذیا بیطس کا مرض تھا۔وفات سے قبل اس کا شدید حملہ ہوا سال بھر سے چلنے پھرنے سے مجبور ہو گئے تھے۔ ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء بروز بدھ نمونیہ ہو جانے سے انتقال کیا مرحوم اور ہم سب کو روتا ہوا چھوڑ کر اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ اپنے پیچھے چار لڑکیاں ایک لڑکا ایک بیوہ چھوڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو پکا سچا احمدی بنائے۔ اور انکو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔ خاکسار ظفر عالم خاں۔کانپور

ولادت

:- برادرم مکرم ٹی احمد سعید صاحب مالا باری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہمشیرہ محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم کے پی ابوبکر صاحب کے ہاں شادی کے ایک لمبے عرصہ کے بعد بچی تولد ہوئی ہے۔تمام بزرگان واحباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت وسلامتی دین کی خادمہ بننے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔نیز دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں نیک صالح اور خادم دین اولاد نرینہ سے نوازے۔

خاکسار

عنایت اللہ منڈاشی

آخری قسط

جماعتہائے احمدیہ گھانا کی انچاسویں سالانہ کانفرنس

ایمان افروز تقاریر ایثار و قربانی کے روح پرور مناظر اور گورنر کا بصیرت افروز خطاب

ٹیلی ویژن ریڈیو اور ملکی پریس میں وسیع اشاعت

از مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم گھانا

پہلا دن — دوسری نشست

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد وقت مقررہ پر دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم الحاج جے۔ سی۔ الحسن عطا صاحب نے ادا کئے۔ مکرم الحاج ہارون صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمے کے ساتھ پروگرام شروع کیا گیا۔ آبورا جماعت کے خدّام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی نظم میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

موعودہ غلبہ اور ہماری ذمہ داریاں

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی علی حیدر صاحب اوّل مبلغ سلسلہ مقیم عکرہ نے موجودہ زمانہ میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور اس ضمن میں چند حوالہ جات پیش کئے اور تفصیلی طور پر جماعت کو ان اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ آپ نے اس بات پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا کہ جماعت کی یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ قرآن پاک کا علم حاصل کر کے زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالیں اور اس جھنڈے کو جو ہم نے دنیا کے کناروں پر گاڑنا ہے اسے پہلے اپنے دلوں میں گاڑا جائے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کی اہمیت

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج نے مندرجہ عنوان پر تقریر کی اور قرآن پاک کی آیات سے ثابت کیا کہ غلبۂ اسلام کے قرب کے ساتھ ساتھ قربانیاں بھی زیادہ سے زیادہ پیش کرنی پڑیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جوبلی کی اہمیت بتاتے ہوئے جماعت کو خوشخبری دی ہے کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں دیتے ہوئے اس کے استقبال کی تیاری کرنی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اپنی تقریر میں تفصیلی طور پر جوبلی کی برکات اور مقاصد پر بھی روشنی ڈالی۔

وصیّت کی ضرورت

محترم مرزا صاحب کے بعد مسٹر اسماعیل آڈو صاحب نے اسلام کی تعلیم کے مطابق ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کرنے کی حکمت اور خوبیوں کو بیان کیا اور غیر اسلامی معاشرہ اور حکومت میں ایسی وصیّت کی ضرورت پر زور دیا جس کے مطابق ورثاء کو قرآنی اصولوں کے مطابق ترکہ تقسیم کیا جا سکے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ نظام وصیّت کا بھی ذکر کیا۔ مسٹر اسحاق ایسیلؔ نے اپنی تقریر میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم پر ابتلاؤں کے دَور اور ان کی قربانیوں کا بعض مثالوں کے ذریعہ تفصیلی ذکر کیا۔ جس کے بعد دوسرے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

تیسری نشست

نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم ابوبکر عثمان افورو کی صدارت میں تیسری نشست کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں تمام ریجنوں کے ریجنل سیکرٹریوں نے اپنے اپنے علاقہ کی سرگرمیوں پر مشتمل سالانہ رپورٹیں پیش کیں۔ اور اس طرح سے رات دس بجے پہلے دن کے پروگرام اختتام پذیر ہوئے۔

۱۰ ارپریل — دوسرا دن

باجماعت نماز تہجد اور دعاؤں کے ساتھ دوسرے دن کا آغاز کیا گیا۔ نماز فجر سے پہلے مسٹر ذکریا صالح نے قرآن پاک کا درس دیا۔ جب کہ نماز فجر کے بعد مکرم عبدالرحیم جمال جانسن صاحب نے دعاؤں کی قبولیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے احباب جماعت کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے باقاعدہ دعاؤں کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ ہمارا کوئی کام بھی بغیر دعا اور خدا تعالیٰ کی مدد کے نہیں ہو سکتا۔

پہلا اجلاس

اس نشست میں صدارت کے فرائض مکرم الحاج ڈبلیو۔ اے آرتھر نے ادا کئے۔ پروگرام کے مطابق وقت مقررہ سے قبل حاضرین نہایت عمدگی اور تنظیم کے ساتھ جلسہ گاہ میں اپنے اپنے مقررہ حلقوں میں بیٹھ گئے۔ مکرم الحاج سعید صاحب نے اپر ویلٹا ریجن کے مقام وا (WA) میں جماعت احمدیہ کے ابتدائی ایام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ جماعت کی ابتداء کیسے ہوئی۔ اور پھر کس طرح شدید مخالفتوں اور ابتلاؤں کے باوجود جماعت ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے آج کے مقام تک پہنچی ہے۔

مہمان خصوصی کی آمد

سنٹرل ریجن کے کمشنر جناب لیفٹیننٹ کرنل ای۔ اے۔ بیڈو جب جلسہ گاہ میں پہنچے تو سب سے پہلے جماعت کی مجلس عاملہ نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد نعروں کی گونج میں وہ سٹیج پر پہنچے اور پھر جلسہ کی کارروائی کا دوبارہ آغاز ہوا۔ قبل اس کے کہ مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے، مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے لفظ "حافظ" کی تشریح کی اور بتایا کہ گھانا کی تاریخ میں سب سے پہلا واقعہ ہے کہ کسی شخص نے کلام مجید کو مکمل طور پر زبانی یاد کر کے ذہن میں محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کی ہو۔ اور اس ملک میں قرآن کی یہ خدمت کرنے والا بھی ایک احمدی نوجوان ہی ہے مکرم احمد سعید صاحب نے مرکز احمدیت ربوہ میں حافظ کلاس کے ماتحت قرآن پاک حفظ کیا ہے اور آج کل اپنے وطن میں چھٹی گزار رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی وہ دوبارہ پاکستان جانے والے ہیں۔ اور وہاں وہ مزید اعلیٰ اسلامی تعلیم حاصل کریں گے۔ اس تعارف کے بعد مکرم حافظ صاحب نے خوش الحانی سے تلاوت کی اور نظم کے بعد مکرم مسعود جمال جانسن صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گھانا نے مشن کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور جماعت کی تبلیغی، تنظیمی اور تعلیمی و طبّی سرگرمیوں کا اعداد و شمار کے ساتھ جامع خاکہ پیش کیا۔

ریجنل کمشنر کا خطاب

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے معزز مہمان کو خوش آمدید کہتے ہوئے ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد جناب لفٹیننٹ کرنل بیڈو صاحب نے جو مختلف ریجنوں کے کمشنر رہ چکے ہیں اور جماعت احمدیہ کی خدمات اور کاموں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اپنا خطاب شروع کیا پہلے انہوں نے انگریزی زبان میں پہلے سے لکھی ہوئی تقریر پڑھی اور اس کے بعد مقامی زبان میں فی البدیہہ نہایت پُرجوش اور مؤثر انداز میں جماعت کی بے لوث خدمات اور قومی تعمیر و ترقی کے لئے ممتاز کردار کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات میرے لئے باعث صد افتخار ہے کہ آج میں بھی جماعت احمدیہ کی کانفرنس میں شریک ہو کر روحانی برکات اور ثواب سے حصہ لے رہا ہوں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اس ملک میں آپ کی جماعت مذہب کے قیام و استحکام کے لئے نہایت قابل تعریف کام سرانجام دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا آپ کے نظریات اور پُرامن طریق تبلیغ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا کلام سکھانا نہایت ہی کارگر اور مفید کلید ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے دل خدا تعالےٰ کے کلام کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کو قبول کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ نہایت قلیل عرصہ میں باوجود مخالف حالات اور طرح طرح کی مشکلات کے آپ کی جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور آج اس کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔

آگے چل کر اپنی تقریر میں انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں تحریک احمدیت کے کارناموں کا بہت شاندار ریکارڈ ہے۔ یہ جماعت زر کثیر خرچ کر کے ملک کے طول و عرض میں سکولوں کالجوں اور ہسپتالوں کا ایک وسیع سلسلہ چلا رہی ہے۔ اس ملک کی روحانی اور مادّی خوشحالی کے لئے احمدیہ تحریک نے جو عظیم مہمات سرانجام دی ہیں ہم ان کو بڑی قدر اور ممنونیت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

آخر میں انہوں نے مبلغین کی کوششوں اور بے نفسی کے ساتھ محض بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبہ کی تعریف کی۔ اور مولوی

عبدالوہاب بن آدم صاحب کو گھانا کے پہلے باشندے کے طور پر امیر مقرر کئے جانے پر مبارکباد پیش کی۔ مقامی زبان میں بہت مؤثر انداز میں انہوں نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ اس وقت دنیا میں مختلف قسم کی آفتیں اور عذاب نازل ہو رہے ہیں جن میں خاص طور پر خشک سالی، قحط اور سیلابوں اور زلزلوں کا ذکر کیا اور گھانا کے باشندوں کو خبردار کیا کہ اگر وہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور اپنے اعمال کی اصلاح نہ کریں گے تو ان پر اس سے بھی زیادہ سخت عذاب نازل ہو سکتا ہے۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں یقین دلایا کہ ماضی کی طرح آئندہ بھی ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ تعمیری اور مثبت کردار ادا کرتی رہے گی اور انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر ملک و قوم کی خدمت میں کوشاں رہے گی۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس ملک میں کانفرنسوں اور اجتماعات کو مشن کے کاموں کے لئے مالی قربانیوں کا ایک موقعہ سمجھا جاتا ہے اور روایتی طریق یہ ہوتا ہے کہ کوئی ذی ثروت شخص اس پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے کچھ رقم پیش کر کے حاضرین جلسہ کے لئے تحریک کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ امسال لجنہ اماء اللہ کی ایک ممبر کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔ یہ خوش قسمت عورت ہماری بہن میمونہ صاحبہ ہیں جو جماعت احمدیہ عکرہ سے تعلق رکھتی ہیں انہوں نے مبلغ چار ہزار روپے پیش کر کے قربانیوں کے پروگرام کا افتتاح کیا۔ ان کے ساتھ ہی عکرہ کی ایک اور مخلص بہن خدیجہ بیگم نے بھی سولہ صد روپیہ پیش کیا۔ اور یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ معزز مہمان کرنل بیڈو صاحب نے بھی اس نیک کام میں چار صد روپیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح بعض چیفوں اور دوسرے غیر از جماعت حاضرین نے بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق قربانیوں میں حصہ لیا۔

نمازِ جمعہ جلسہ گاہ سے ملحقہ میدان میں ہی نماز جمعہ و عصر ادا کی گئیں۔ مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے ہی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور نمازیں پڑھائیں۔

دوسری نشست

اس اجلاس کی صدارت ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی مکرم یوسف علی صاحب نے کی۔ آپ سابقہ حکومت میں وزارت کے منصب پر فائز تھے۔ اور اس وقت بھی حکومت کی کئی ایک کلیدی اسامیوں کے سربراہ ہیں مثلاً آپ پرائسز اینڈ انکم بورڈ کے چیئرمین ہیں۔ بورڈ آف بزنس پروموشن اسی طرح یونیورسٹی کونسل کے ممبر ہیں۔ علاوہ ازیں اسٹیٹ ہوٹل کارپوریشن کے سربراہ بھی ہیں۔ مکرم یوسف احمد صاحب آڈوسی کی تلاوت قرآن اور اس کے ترجمہ کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اور بعد ازیں کماسی کے خدام نے ایک عربی نظم پڑھی۔

اسلام میں تعلیم نسواں کی اہمیت

تلاوت و نظم کے بعد مکرم نورالدین صاحب آڈوم عطا ایجوکیشن آفیسر نے اس موضوع پر نہایت حسین پیرایہ میں عورتوں کی تعلیم کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کیا اور اس ضمن میں بعض بزرگ مسلم خواتین کا تذکرہ کر کے بتایا کہ کس طرح دینی علم کے حصول کے ذریعہ انہوں نے نور فراست حاصل کیا۔ اور ایسے ایسے شاندار کارنامے سرانجام دئیے کہ ہمیشہ کے لئے تاریخ نے ان کے اسماء گرامی کو اپنی آغوش میں لے لیا اور ان کے روشن کارنامے قیامت تک طبقۂ نسواں کے لئے مشعل ثابت ہوتے رہیں گے۔

صحابہ کرامؓ کی قربانیاں

مکرم نورالدین صاحب کی تقریر کے بعد مکرم الحاج ہارون والا صاحب نے بہت مؤثر انداز میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور بے مثال اطاعت کا نمونہ ثابت کیا۔ اور اسی غیر مشروط اطاعتِ نبوی کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے ہر امتحان اور آزمائش میں ہر قسم کی انتہائی قربانیاں پیش کیں اس ضمن میں آپ نے تاریخ اسلام سے بعض ایمان افروز مثالوں کا ذکر بھی کیا۔

ان تقاریر کے بعد مالی قربانیوں کا سلسلہ پھر سے شروع کیا گیا۔ بعد ازاں قبل از اختتام اجلاس، مجلس عاملہ جماعت احمدیہ گھانا کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا اور آئندہ تین سال کے لئے عہدیداران منتخب کئے گئے۔ اس انتخاب کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں نئے عہدیداران کے اسماء گرامی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے حضور اقدس کی ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کی معرکۃ الآراء تقریر کے ریکارڈ کا کچھ حصہ جماعت کے ازدیاد ایمان و عرفان کے لئے سنایا۔ یہ ریکارڈ نمائندگان جلسہ سالانہ اپنے ہمراہ لائے تھے۔ آپ تقریر کا تھوڑا تھوڑا حصہ سناتے اور ساتھ ساتھ اس کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی کرتے جاتے اور وقفے وقفے کے بعد حاضرین و فورِ شوق سے فلک بوس اسلامی نعرے لگاتے رہے اور پیار اور ہمدردیٔ نوع انسان کی جو جھلک حضور انور کی آواز میں تھی اسے محسوس کرتے ہوئے بار بار حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کی گونج سے فضا لرز اٹھتی تھی۔

۱۱ ارصلح ۔ تیسرا دن (۳)

حسب معمول باجماعت نماز تہجد کے ساتھ اس دن کی ابتداء کی گئی۔ اس کے بعد مکرم الحاج یعقوب لو اینگ صاحب نے "وعظ و نصیحت" کے پروگرام کے ماتحت احباب جماعت کو چند نصائح فرمائیں۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب یاسن مبلغ سلسلہ احمدیہ کی زیر صدارت مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے "پاکستان میں مجلس خدام الاحمدیہ کے شب و روز" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان میں کس طرح نوجوان اپنے امام مطاع کے ارشادات اور ہدایات کی دل و جان سے اطاعت کرتے ہیں اور دن رات اسلام کی ترقی اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کوشاں رہتے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے جذبات [illegible]، وقت، عزت حتیٰ کہ زندگی کی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

آخری نشست

جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی انچاسویں عظیم الشان کانفرنس کا آخری اجلاس مکرم جناب مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نامزد امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا کی زیر صدارت تلاوت قرآن عظیم کے ساتھ شروع ہوا جو مکرم عبدالواحد صاحب نے کی بعدہٗ بروننگ اہافو کے خدام نے نظم پڑھی۔

گھانا میں احمدیت کی ابتداء

مکرم الحاج جبرائیل آدم صاحب ایک مخلص احمدی اور فدائی مبلغ ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سعید روحوں کو کشوف اور رؤیاء کے ذریعہ امام مہدی کے ظہور کی مختلف رنگوں میں خبریں دی گئی تھیں۔ چنانچہ اس قسم کی ایک رؤیاء ہمارے ایک بزرگ مسٹر سلیمان اینارکو نے دیکھا۔ یہ دوست اکرا فو اکومفی کے رہنے والے تھے انہوں نے وہ رؤیاء اپنے چند دوستوں کو بتائی۔ اس دوران ان میں سے چند لوگوں کی نظروں کے سامنے سے انگلینڈ میں احمدیہ جماعت کی سرگرمیوں کے متعلق خبریں گزریں چنانچہ انہوں نے انگلینڈ جماعت کے پتہ پر خط لکھا۔ اس خط کے نتیجہ میں حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے مطابق مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ۱۲ر فروری ۱۹۲۱ء کو گولڈ کوسٹ (گھانا) کی سرزمین میں وارد ہوئے اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ اسلام کی اس ملک میں ابتداء ہوئی۔ بعد ازاں آدم صاحب نے بعض قدیمی نامور احمدیوں کے ایمان لانے کے واقعات بیان فرمائے اور روکاوٹوں اور مخالفتوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔

گھانا میں ۱۹ سال تبلیغِ اسلام

مکرم الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اپریشن کی وجہ سے شدید کمزوری اور علالت طبع کے باوجود تینوں دن وقفہ وقفہ سے کانفرنس میں تشریف لاتے رہے اور کارروائی دیکھتے اور سنتے رہے۔ آج بھی اجلاس کے ابتداء سے ہی آپ سٹیج پر موجود تھے اور الوداعی دعاؤں میں شمولیت کا انتظار فرما رہے تھے۔

چنانچہ صاحب صدر نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے کچھ ارشاد فرمانے کی درخواست کی۔ جسے قبول کرتے ہوئے آپ نے ایک مختصر تقریر کی آپ نے بتایا کہ فروری ۱۹۵۱ء سے لے کر مختلف اوقات میں خلفاء احمدیت کی ہدایات کے مطابق وہ گھانا میں خدمتِ اسلام کے لئے مقرر ہوتے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مجموعی طور پر اس ملک میں ۱۹ سال کا طویل عرصہ بنی نوع انسان کی خدمت میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اب حضور پر نور کے ارشاد پر علاج کی غرض سے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں آپ نے جماعت کے اخلاص اور تعاون پر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اعلان کیا کہ گھانا کے ایک باشندے کو اس ملک کا امیر مقرر کیا جانا خدا تعالیٰ کی ایک خاص نعمت اور تائید ہے۔ آپ نے اس حقیقت کو بھی واضح کیا کہ شاخوں کی زندگی کا انحصار جڑھوں اور تنے سے پختہ تعلق پر موقوف ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کے اس فضل اور تائید کی قدر کرتے ہوئے جماعت کو چاہیئے کہ وہ مرکز سلسلہ اور خلیفۂ مطاع سے پہلے سے بھی بڑھ کر پختہ تعلق قائم کریں۔

اختتامی خطاب اور دُعا

آخر میں صدر مجلس مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب نے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم [illegible]

کی گھانا میں بے لوث خدمات کا تذکرہ کیا اور ان کی صحت وسلامتی اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق کے لئے احباب کو دُعاؤں کی تحریک کی۔ انہوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ اس ملک کے احمدیوں اور اسی طرح ساری دُنیا کے احمدیوں کا ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر خلافتِ حقہ سے تعلق اور وابستگی قائم ہوتی رہے گی۔ اور خلیفہ وقت کی اطاعت کا جذبہ ہمیشہ ہی جماعت کی رگوں میں موجزن رہے گا۔ انہوں نے دوہرایا کہ اسلام کسی ایک قوم یا ملک سے مختص نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور اس زمانہ میں تمام اقوام عالم کا امن کے داعی دینِ اسلام کی لڑی میں متحد ہو کر پرویا جانا جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا تو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدی مسلمانوں نے اس منصوبہ کی کامیابی کے لئے بڑھ چڑھ کر شوق اور قربانی کے جذبہ کا اظہار کیا۔ اور اس منصوبہ کی ترقی کے لئے اب تک دعائیں کرتے ہیں۔ اسلام کے اس نظریہ کی تائید کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک افریقن کو یورپ میں بطور مبلغ مقرر فرمایا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اپنے احساس کا ذکر فرمایا کہ دُنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے عمومی طور پر اور ہم افریقنوں کے لئے خصوصی طور پر جو محبت و ایثار کا جذبہ کار فرما ہے وہ اس حقیقت کی عکاسی کے لئے کافی ہے کہ پوری دُنیا کے احمدی ایک ہیں۔

اس کے بعد آپ نے نعروں کی گونج میں اعلان فرمایا کہ امسال جماعت نے پہلے سے بہت زیادہ قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور مشن کی مالی نصرت کے لئے مجموعی طور پر پونے دو لاکھ روپے سے زائد رقم جمع کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آپ نے یاد دلایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے ہیں کہ قربانی کی توفیق ہی اصل چیز نہیں بلکہ اس کی قبولیت اصل چیز ہے۔ لہذا آئیں ہم سب مل کر دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی اور معمولی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضور اقدس کی صحت وسلامتی اور بے انداز برکتوں والی درازی عمر کے لئے بھی دُعا کی تحریک کی گئی۔ اس کے بعد انتہائی عاجزی اور رقت کے ساتھ پُرسوز اجتماعی دُعا کروائی اور جماعت احمدیہ گھانا کی ۴۹ ویں سالانہ کانفرنس بے حد کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ حاضری اور نتائج، ہر لحاظ سے یہ کانفرنس گذشتہ سالوں کی نسبت خاص امتیاز رکھتی ہے۔

ٹیلیویژن، ریڈیو اور پریس میں وسیع اشاعت!

تینوں روز کی کارروائی کا ملکی پریس میں خوب چرچا ہوا۔ کثیر الاشاعت مقبول عام روزناموں پائنیئر، ڈیلی گرافک اور گھانین ٹائمز میں باقاعدہ کانفرنس کی خبریں اور فوٹو چھپتے رہے۔ ریڈیو نے اپنی مختلف زبانوں کی نشریات میں خصوصی ذکر کیا۔ اور ٹی۔ وی۔ پر کانفرنس کے مختلف مناظر دکھا کر خبروں میں تذکرہ کیا جاتا رہا۔ پائنیئر نے تو اپنی ۹ رجنوری کی اشاعت میں Ahmadiyya at Saltpond کے عنوان سے طویل ایڈیٹوریل قلمبند کیا جس میں اس نے مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب آدم کی امیر و مشنری انچارج کے طور پر تقرری کا خصوصی طور پر ذکر کیا۔ اور کہا کہ گھانا کے ایک باشندے کا اس ملک میں جماعت کے سربراہ کے طور پر مقرر کیا جانا اس حقیقت کی نشاندہی کر رہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ اس ملک میں اپنی پختگی کے کمال کو پہنچ چکی ہے۔ پھر لکھا کہ احمدیہ جماعت کے ترقی پسند نظریات کا عملی اظہار اس کی ان تعلیمی سرگرمیوں سے عیاں ہے جن کا مظاہرہ ہمارے ہاں مختلف ادوار میں ہوتا رہا ہے۔ جماعت نے اس ملک کے بیشتر حصوں میں متعدد پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکول قائم کرنے کے علاوہ کئی ہسپتال جاری کئے ہوئے ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن نے اپنی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کے نتیجہ میں بہت سی مفید شخصیات اور اچھے علماء تیار کئے ہیں۔ جو موجودہ دور میں ملک کے نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کے علاوہ بعض دیگر سماجی بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ اپنے خدام کی حقیر مساعی میں بے انداز برکت عطا فرمائے اور غلبۂ اسلام کی اس مہم کو جلد سے جلد تر انتہائی کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین ❊

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال

وصولی بقایا جات اور صحیح تشخیص بجٹ کی طرف خاص توجہ دی جائے

یکم مئی ۱۹۷۵ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ مالی سال کے آخر تک جملہ جماعتوں کے بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن کی اطلاع ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو عنقریب بھجوائی جا رہی ہے۔ جس کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ متعدد جماعتوں کے ذمہ لازمی چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ذمہ کئی سالوں کی رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ ایسے بقایا جات کی وصولی تب ہی ممکن ہو سکتی ہے جبکہ جماعتوں کے جملہ افراد اور عہدیداران ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ بقایا دار اور نادہندہ احباب کو بار بار جھنجھوڑیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں کہ جب تک وہ بیدار ہو کر اپنی مالی ذمہ داری کو عملی طور پر ادا کرنا شروع نہ کر دیں۔

بنیادی طور پر جو بات جماعتی چندوں میں غیر معمولی اضافہ کا باعث ہو سکتی ہے وہ بجٹ کی صحیح تشخیص اور نادہندوں کے متعلق مؤثر کارروائی کا کرنا ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں اوّل تو نادہند احباب کو بجٹ میں شامل کرنے سے گریز کرتی ہیں۔ اور اگر کسی کا نام رکھتی ہیں تو بجائے اصل آمد کے مطابق پوری شرح سے بجٹ بنانے کے، جو چندہ کوئی لکھا دے وہی بجٹ میں لکھ لیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بے شرح اور نادہند احباب کی اصلاح میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اور آمد لازمی چندہ جات میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری اہم بات نظامِ وصیت میں شمولیت ہے۔ اور مرکز کی مالی حالت کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ صاحبِ جائیداد موصیان اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا کر دیں۔ اس تحریک کا اعلان بیشتر ازیں بذریعہ اخبار بدر ہو چکا ہے۔ لیکن تاحال بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ جس حد تک بقایا دار احباب کا تعلق ہے ان کی طرف فوری توجہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل تاکیدی ارشاد درج کیا جاتا ہے:۔

"مَیں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے ادا کر دیں وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احبابِ جماعت بالخصوص عہدہ داران اور مبلغینِ کرام اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف کماحقہ توجہ دیں۔ اور جملہ سست۔ کمزور اور بقایا دار احباب کی اصلاح کے لئے فوری طور پر کوشش فرمادیں۔ نئے مالی سال میں نہ صرف سو فیصدی چندہ کی ادائیگی ہو سکے بلکہ ساتھ کے ساتھ بقایا کی خاطر خواہ وصولی بھی ممکن ہو سکے۔"

اُمید ہے کہ جملہ احبابِ جماعت مرکز کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنے مالی فرائض کی طرف متوجہ ہو کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو اس کی توفیق بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین ❊

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا:۔ محترم قریشی احمد حسین صاحب نیپالپوری عرصۂ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ جملہ احبابِ کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بعض اعلیٰ فوجی افسران کی قادیان میں تشریف آوری!

معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن مجید۔ لائف آف محمدؐ اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

قادیان ۷ مئی ۱۹۷۵ء۔ ویسٹرن آرمی کمانڈ کے بعض اعلیٰ ترین فوجی افسران آج گیارہ بجے کے قریب محلہ احمدیہ قادیان میں تشریف لائے اور تقریباً دو گھنٹہ تک محلہ احمدیہ میں قیام فرمایا۔ اپنے قیام کے دوران سب سے پہلے ہمارے یہ معزز مہمان مقبرہ بہشتی دیکھنے تشریف لے گئے۔ اور اس مقدس قبرستان کے قیام کی غرض معلوم کر کے اور نہایت سادگی اور ہر قسم کے غیر اسلامی طریقوں سے مبرا سادہ قبروں کو دیکھ کر بہت متأثر ہوئے۔ بعدہٗ مہمان خانہ مسیح موعود علیہ السلام میں چائے اور دیگر مشروبات سے سب مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اور کچھ وقت جماعتِ احمدیہ کی ابتداء۔ اس کے قیام کی غرض وغایت اور اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جماعت کی عظیم الشان خدمات کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔

مہمان خانہ کی مصروفیات سے فراغت کے بعد ان اعلیٰ فوجی افسران نے تعلیم الاسلام سکول اور مدرسہ احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو دیکھا جو بھارت کی مختلف ریاستوں سے دینی تعلیم کے حصول کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اور فرداً فرداً اُن کی خیروعافیت اور دیگر حالات دریافت فرماتے رہے۔

اس کے بعد معزز مہمانوں نے مسجد مبارک، اور دارالمسیح میں بیت الفکر۔ بیت الدعا۔ مسجد اقصیٰ۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض دفاتر کو بھی دیکھا۔ خاص طور پر لٹریچر برانچ کا شوروم دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور ایک معزز مہمان نے اپنی خوشنودی کے متعلق لٹریچر برانچ کے دفتر کی وزیٹرس بک (Visitor's Book) میں نوٹ فرمایا:-

"A MOST INTERESTING AND INSPIRING VISIT."

اسی طرح بعض دوسرے اعلیٰ افسران نے بھی جماعت کی مذہبی اور تبشیری سپرٹ ہو کر وزیٹرس بک میں اپنے مخلصانہ جذبات اور تاثرات کو نوٹ فرمایا۔

شوروم میں دنیا کی متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کا ایک ایک نسخہ رکھا گیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف ممالک میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح جماعت کی طرف سے اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں مختلف زبانوں میں شائع کردہ لٹریچر۔ کتب وغیرہ اور ان اخبارات ورسائل کا ایک ایک نسخہ بطور نمونہ وہاں رکھا ہوا ہے۔ جو آج کل دنیا کے متعدد ممالک سے شائع ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی دیدہ زیب تصاویر کے علاوہ بیرونی ممالک میں احمدیہ مشنوں اور مساجد کی تصاویر کو عمدہ رنگ میں فریم کر کے لٹکایا گیا ہے۔ تاکہ قادیان میں آنے والے ہمارے معزز مہمانوں کو جماعت احمدیہ کی اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں کی جا رہی کوششوں اور قربانیوں کے بارہ میں قلیل وقت میں زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل ہو سکے۔ آخر پر اپنے ان معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ۔ سیرۃ آنحضرت صلعم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر ھدیۃً پیش کیا گیا۔ جسے ہمارے ان معزز مہمانوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور اسے پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔

تقریباً ایک بجکر کچھ منٹ بعد ہمارے یہ معزز مہمان واپس تشریف لے گئے۔ ان کی تشریف آوری ہمارے لئے باعثِ مسرت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وسلامتی کے ساتھ اپنے دیش بھارت کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر امورِ عامّہ قادیان)

احمدیہ سالانہ کانفرنس اُتر پردیش

۲۴، ۲۵ مئی ۱۹۷۵ء کی تاریخوں میں مظفرنگر میں منعقد ہوگی

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش (یو۔پی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ کانفرنس اپنی روایتی شان کے ساتھ ۲۴، ۲۵ مئی ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں علمائے کرام رُوحانی وعلمی موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے۔

تمام جماعتوں کے دوستوں سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر استفادہ کریں اور کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

مظفرنگر کے مشن کا پتہ یہ ہے:-

مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ جماعتِ احمدیہ۔ ۶۸ ثروت گیٹ۔
مظفرنگر (یو۔پی) پن: ۲۵۱۰۰۱

خاکسار: حمید اللہ خاں
سیکرٹری برائے صوبائی کانفرنس۔ احسان منزل۔
انصاریاں سٹریٹ۔ سہارنپور (یو۔پی)

شُکریۂ احباب

مورخہ ۳۰۔۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء بمقام مسجد احمدیہ پونچھ شہر میں جماعتِ احمدیہ کی مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہوا تھا۔ کانفرنس کی کامیابی اور اس کی رونق کا بہت کچھ انحصار مقامی حکام کے حُسنِ انتظام اور مقامی مُسلم وغیر مُسلم دوستوں کے تعاون پر تھا۔ بلاتفریق مذہب وملت تمام مذاہب کے دوستوں نے جس رواداری اور وسعتِ قلبی کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کی اس کانفرنس کی کامیابی میں تعاون دیا اس کا میں حد درجہ شکر گزار ہوں۔ اس سلسلہ میں محترم چودھری وزیر محمد صاحب پریذیڈنٹ تحصیل کانگریس۔ مکرم میر جہانگیر حسین صاحب۔ مکرم ششی کمار صاحب۔ مکرم میر تاج حسین صاحب۔ شری امریش کمار صاحب۔ شری اشوک کمار صاحب۔ جناب راجیشور صاحب انفارمیشن آفیسر۔ سردار گوردیو سنگھ صاحب کونسلر پونچھ۔ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب۔ جناب سردار درشن سنگھ صاحب۔ ان تمام دوستوں نے ہمارے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ محترم میر منیر حسین صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی۔ اور اُن کے خاندان کا میں بہت ہی مشکور ہوں۔ انہوں نے ہمارے ساتھ قرابت والوں سے بڑھ کر حسنِ سلوک اور تعاون فرمایا۔ اس کے علاوہ میں تمام دوستوں کا جماعتِ احمدیہ پونچھ کی طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مقامی حکام کا بھی شکر گزار ہوں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ جماعتِ احمدیہ۔ مسجد احمدیہ وارڈ ۳ پونچھ۔

اِعلان و درخواستِ دُعا

کمزوریٔ صحت کی بنا پر خاکسار ان دنوں اخبار بدر کے عملی کام سے رخصت پر ہے۔ نظارت دعوت وتبلیغ کے فیصلہ کے مطابق مکرم چودھری فیض احمد صاحب مورخہ ۲۵/۵/۷۵ سے بطور قائم مقام ایڈیٹر کام کر رہے ہیں۔ اس لئے احباب کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ خاکسار کی صحت کی بحالی کے لئے خصوصی دُعا فرماویں۔ نیز اخبار بدر میں مضامین وغیرہ کی اشاعت کے لئے خاکسار کی بجائے مکرم چودھری صاحب موصوف سے رجوع فرمائیں۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

وِلادت

برادرم مکرم عبد الحفیظ صاحب انچارج ساکن بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۵ء کو دو بیٹیوں ہی کو پورا کرتے ہوئے تین بچیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "مبشر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ بچہ کی صحت وسلامتی اور خادمِ دین ہونے کے لئے احباب کرام سے درخواستِ دُعا ہے۔ اس خوشی میں مکرم چوہدری صاحب نے دس روپے امانتِ بدر میں دیئے ہیں اور درویش فنڈ میں یکصد روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ (خاکسار: حمید الدین شمس۔ مبلغ پونچھ)